فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
یوم پنجشنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ سات پائی سابقہ)
۳ شعبان ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ؛ ۱۱ صلح ۱۳۴۱ھ ش ؛ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۶۲ء ؛ نمبر ۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۰ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

پچھلے چند دنوں سے حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ کل بھی کچھ بے چینی کی تکلیف تھی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے وصال پر

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور جامعہ نصرت ربوہ کی قرارداد ہائے تعزیت

ربوہ — حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر مرکزی ادارہ جات نے جو تعزیتی قراردادیں منظور کی ہیں۔ ان میں سے بعض قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں ذیل میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور جامعہ نصرت ربوہ کی منظور کردہ قراردادیں شائع کی جا رہی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ایک نشان تھے۔ آپ کی ذات عظیم برکات کی حامل تھی۔ آپ کی وفات سے جماعت احمدیہ ایک نہایت مقدس ہستی سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرمائے آمین لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اپنی طرف سے اور تمام جماعت احمدیہ کی خواتین کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اظہار تعزیت کرتی ہے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کے تمام افراد کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان غمگین دلوں کو سکینت عطا فرمائے اور اس عظیم جماعتی نقصان کی تلافی فرمائے آمین

(ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ

مورخہ ۲ جنوری بروز ہفتہ بوقت ۱۲½ بجے دوپہر جامعہ نصرت ربوہ میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"پرنسپل، سٹاف اور جملہ طالبات جامعہ نصرت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ناگہانی وفات کے روح فرسا المیہ پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی ذات بابرکات عظیم خصوصیات کی حامل تھی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں آپ کی حیثیت ایک بنیادی ستون کی مانند تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد ہونے کے لحاظ سے آپ کی ذات کو ایک اہم مقام حاصل تھا۔ نیز صدر انجمن احمدیہ میں ایک اہم اور ذمہ وار عہدہ پر فائز ہونے کی وجہ سے بہت سے نفوس کو آپ کے عاقلانہ مشوروں سے استفادہ حاصل کرنے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ اور تدفین میں لاہور اور ربوہ کے احباب بکثرت سے شریک ہوئے

ربوہ ۱۰ جنوری۔ نہایت درجہ افسوس اور ملال کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ بلند پایہ صحافی اور ادیب درجنوں کتابوں کے مترجم و مؤلف اور ادارہ الفضل کے ایک سابق رکن مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی جو محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کے فرزند اکبر تھے کل مورخہ ۹ جنوری ۱۹۶۲ء کو ¼ ۴ بجے صبح ۴۳ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بھائی مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے بعض اراکین اسی روز شام کو ان کا جنازہ بذریعہ ٹرک لاہور سے ربوہ لائے۔ نماز عشاء کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ تابوت کو قبر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ممبر مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے اراکین اور دیگر احباب نے اتارا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل تھے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد اپنے ذاتی شوق اور شغف کی بناء پر اردو ادب اور دینی علوم میں خاص دسترس حاصل کی تھی۔ سنہ ۱۹۵۱ء سے سنہ ۱۹۵۴ء تک روزنامہ الفضل اور روزنامہ المصلح کے ادارہ تحریر میں شامل رہے۔ اس کے بعد اسلامی تاریخ کی عربی کتب کے تراجم کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ چند سال کے اندر اندر اس میدان میں وہ شہرت حاصل کی کہ بہتوں سے آگے نکل گئے۔ عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ ملک کے بڑے بڑے نقادوں سے خراج تحسین حاصل کیا۔ اس چھوٹی سی عمر میں نصف صد کے قریب عربی کتب کے تراجم کئے جو نامور اشاعتی اداروں کی طرف سے شائع ہونے اور آپ کی شہرت کا باعث بنے (باقی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو چند دن سے بلڈ پریشر کی تکلیف بڑھ رہی تھی اور طبیعت میں بے چینی تھی۔ ۵ جنوری کو بلڈ پریشر غیر معمولی طور پر بہت زیادہ بڑھ گیا اور آپ کو ۲ جنوری کی شام کو علاج کے سلسلے لاہور تشریف لے جانا پڑا۔ اس وقت سے آپ لاہور میں ہی قیام فرما ہیں وہاں علاج شروع ہے اور خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ بھی ہے۔ لیکن ابھی ڈاکٹروں نے ملاقات روکی ہوئی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ جنوری ۶۲ء

وقفِ جدید کا پانچواں سال

الفضل ۵ جنوری ۱۹۶۲ء میں پہلے صفحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام شائع ہوا ہے جس میں حضور ایدہ اللہ نے "وقفِ جدید" کے پانچویں سال کا افتتاح فرمایا ہے اور جس میں حضور ایدہ اللہ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے کہ

"وقفِ جدید کی تحریک ...... خدا تعالیٰ کے فضل سے اب آہستہ آہستہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو رہی ہے۔ چنانچہ دفتر کی رپورٹوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۶۱ء میں جو وقفِ جدید کا چوتھا سال تھا ہماری جماعت کے دوستوں نے گذشتہ سالوں سے بڑھ کر قربانی کا مظاہرہ کیا۔ اور چندہ کو قریباً ایک لاکھ روپے تک پہنچا دیا۔ میرے لئے یہ امر بڑی خوشی کا موجب ہے کہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بیداری سے کام لے رہی ہے۔"

اس اظہارِ خوشی کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اپنے اسی پیغام میں فرمایا ہے کہ:-

"مَیں نے جن دنوں یہ تحریک کی تھی اُس وقت مَیں نے جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی کہ انہیں وقفِ جدید کا سالانہ چندہ چھ لاکھ روپیہ تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے مگر یہ ایک ابتدائی اندازہ تھا چنانچہ اسکے دو سال بعد مَیں نے وقفِ جدید کا بجٹ بارہ لاکھ روپیہ تک لے جانے کی تحریک کی مگر ابھی وقفِ جدید کا چندہ صرف ایک لاکھ روپیہ تک پہنچا ہے۔ دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس کمی کو جلد سے جلد پورا کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ قوت اور وسعت کے ساتھ تبلیغ اسلام کے کام کو جاری رکھا جا سکے۔"

اس سے ظاہر ہے کہ اگرچہ چار سال میں "وقفِ جدید" کا کام بلحاظ چندہ کے ایک لاکھ بجٹ تک پہنچ جانا اس لحاظ سے باعثِ خوشی ضرور ہے کہ جماعت نے صرف چار سال کی مدت میں اس تحریک کو محکم بنیادوں پر قائم کرنے کی کوشش کی ہے کہ تاہم اس لحاظ سے کہ جماعتِ احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے جو دینِ اسلام کی اشاعت کے لئے کھڑی ہوئی ہے یہ رفتارِ ترقی کافی نہیں ہے۔ چنانچہ اسی پیغام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"کام کی اہمیت اور اسکی وسعت کو دیکھتے ہوئے ابھی آپ لوگوں کو اپنی قربانیوں کا معیار اور بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ دیہاتی جماعتوں کی تربیت اور عیسائیت کا مقابلہ لاکھوں روپیہ کے خرچ کا متقاضی ہے پس مَیں جماعت کے افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں دعاؤں سے بھی کام لیں اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں بھی پیش کریں تاکہ صحیح اسلامی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کیا جائے اور عیسائیت کا زور توڑا جائے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس پیغام میں "وقفِ جدید" کے کام کے متعلق بھی مختصراً وضاحت فرمائی ہے چنانچہ اس تحریک کی غرض آپ کے الفاظ میں دیہات اور قصبات میں ارشاد و اصلاح کا کام وسیع کرنا ہے۔ اس کام میں عیسائیت کا مقابلہ بھی شامل ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ عیسائی مِشن شہروں اور دیہات میں مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرنے کے لئے بڑے زور سے کام کر رہے ہیں اور گزشتہ سالوں میں جیسا کہ بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے عیسائیت نے پاکستان میں پہلے سے بھی زیادہ پیر پُرزے نکال لئے ہیں۔ چنانچہ مسلمان اہلِ علم حضرات۔ اخبارات بلکہ حکومت تک کو اس سے تشویش پیدا ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے "وقفِ جدید" کا کام بڑی اہمیت کا حامل ہے اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "دیہاتی جماعتوں کی تربیت اور عیسائیت کا مقابلہ لاکھوں روپوں کا متقاضی ہے۔"

عیسائی مشن جس طرح بے پناہ روپیہ اور سامان عیسائیت کی اشاعت کیلئے خرچ کر رہے ہیں۔ اور دیہاتی مسلمانوں کی اسلام سے ناواقفیت سے جو فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ ظاہر ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ ایسی صورت میں عیسائیت کا مقابلہ کامیابی سے کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اسکے لئے جہاں خلوصِ دلی سے کام کرنے کی ضرورت ہے وہاں روپیہ کی بھی ضرورت ہے تاکہ عیسائیت کی ناکہ بندی ہر لحاظ سے کی جا سکے۔ اور ان تمام ذرائع کا دفاع کیا جا سکے جو عیسائی متمول مشن عوام کو متاثر کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

اس وقت شہر و دیہات میں عیسائی سینکڑوں طریقوں سے خدمتِ خلق کے نام سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف سکول کھول رکھے ہیں جن میں مفت تعلیم دی جاتی ہے بلکہ جگہ بہ جگہ ہسپتال قائم کر رکھے ہیں اور کئی دوسرے خدمتِ خلق کے ادارے قائم کئے ہوئے ہیں اور وہ سینکڑوں طریقوں سے ان پڑھ اور نیم خواندہ مسلمانوں کو اسلام کے خلاف اور عیسائیت سے متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ "وقفِ جدید" کی غرض یہ ہے کہ ان تمام محاذوں پر عیسائیت کا مقابلہ کیا جائے۔

اس مقابلہ کے لئے نہ صرف بہت سے روپے کی ضرورت ہے بلکہ مخلص کارکنوں کی بھی سخت ضرورت ہے جو اپنے کردار سے اسلام کا صحیح چہرہ عوام کے سامنے پیش کریں اسلئے جماعت کو نہ صرف بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنی چاہیئے بلکہ ایسے افراد بھی مہیا کرنے چاہئیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی ہدایت کا سچا نمونہ بن کر عوام کو متاثر کریں اور انکو اسلامی تعلیم و تربیت سے ایسا مزین کر دیں کہ عیسائیوں کا کوئی ہتھکنڈہ ان کو جادۂ مستقیم سے گمراہ نہ کر سکے۔

اس لحاظ سے "وقفِ جدید" کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ احمدیت کی حقیقی شان دکھانے اور عوام کو اسلام کے اصولوں پر کاربند کرنے کیلئے واحد تحریک ہے جو عالمِ اسلام میں کسی وقت شروع کی گئی ہے۔ اسلئے جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اس الٰہی اشاروں پر جاری کردہ تحریک کو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی پیغام میں فرمایا ہے:-

"یہ تحریک جسقدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے چندوں میں بھی اضافہ ہوگا کیونکہ جب کسی کے دل میں نورِ ایمان داخل ہو جائے تو اسکے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔"

چونکہ "وقفِ جدید" کی غرض ہی دیہاتی جماعتوں کی تربیت ہے اسلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمودہ سو فیصدی صحیح ہے۔ اگر وقفِ جدید کی تحریک مضبوط ہو گی تو لقیناً دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت بھی بہتر ہوگی اور جب تعلیم و تربیت بہتر ہوگی تو ان میں قربانیوں کا جوش بھی زیادہ ہوگا۔ اس طرح تحریک "وقفِ جدید" جماعتوں کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا کام دیگی اور ساری جماعت کے لئے باعثِ تقویت بنتی چلی جائے گی۔

یہ امر بھی ہماری خوشی کا باعث ہے کہ "وقفِ جدید" کے مخلص کارکنوں نے اچھوت اقوام میں بھی تبلیغِ اسلام کا کام شروع کیا ہے۔ ہمارے ملک میں عیسائیوں کی زیادہ تعداد انہی اقوام پر مشتمل ہے اور چونکہ ہماری موجودہ سوسائٹی میں ان اقوام سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا اور عیسائی پادری ان سے اچھا سلوک کرتے ہیں وہ عیسائیت کے چنگل میں گرفتار ہو گئی ہیں عیسائی مشنوں نے ان اقوام کو اٹھانے کیلئے بہت سے ادارے قائم کر رکھے ہیں اور انکو ہر طرح کی مدد دیتے ہیں۔ چاہیئے کہ مسلمان کوشش کر کے ان اقوام کو عیسائی مشنوں سے بے نیاز کر دیں۔ ظاہر ہے کہ اس کام کے لئے خاص طور پر بہت زیادہ روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت ہے اگر متمول مسلمان اس طرف توجہ دیں تو مشنوں کا جادو توڑا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر جماعتِ احمدیہ پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ ان اقوام کو اسلام کی روشنی سے شناسا کریں اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہم ایسے ادارے قائم کریں جو مشنوں کے اداروں کی ضرورت اور افادیت کو ختم کر دیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ جماعتِ احمدیہ "وقفِ جدید" کی تحریک کو زیادہ سے زیادہ بجٹ اور مخلص کارکنوں سے مضبوط بنائے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ "توحید" کے سامنے کوئی نظریہ نہیں ٹھہر سکتا لیکن اس نظریہ کی اشاعت کے لئے بھی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں

ایک نورانی شمع

از حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ربوہ ---

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ ہم سے اچانک جدا ہوگئے اور ایسے طریق پر جدا ہوگئے کہ نوحہ گروں کو نوحہ گری کا بھی موقعہ نہ دیا۔ یقیناً آپ ہمارے دل و جان کا ٹکڑا تھے جس کی جدائی میں اگر رویا جائے تو دنیا جہاں کے نوحہ گر شرمندہ ہوجائیں لیکن اس وجود باجود نے ایسا ہی چاہا تھا کہ ظاہری نوحہ گری اور اعزہ داری کو قریب نہ آنے دیا جائے۔ ہم اپنے رب محسن کے حضور بجز انا للہ وانا الیہ راجعون کچھ نہیں کہتے اور وہی کہتے ہیں جو حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا تھا۔

"خداوند نے دیا خداوند نے لے لیا"

یہ ناقابل تردید صداقت ہے کہ جب کوئی چیز اپنی مقررہ جگہ سے ٹل جاتی ہے تو خلا چھوڑ جاتی ہے اور جس قدر عظیم چیز ہوگی اسی قدر عظیم خلا چھوڑے گی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ خلا کے اردگرد کی زمین اس خلا کو پُر کرنے کے لئے مستعد ہوجاتی ہے بلکہ بعض اوقات اس قدر تیزی سے مستعد ہوجاتی ہے۔ کہ ایک زلزلہ کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔

ہم عاجزوں اور ہم غریبوں کا آج یہی حال ہے۔ بے شک ہمارے پیارے اور محسن آقا نے ہمارے پیارے شریف اصغر کو ہم سے لے لیا۔ لیکن ہماری بے بسی اور غربت بھی قابل رحم اور قابل معافی ہے کہ ہمارے دل اس خلا کے باعث ڈوبے جاتے ہیں۔ مگر ہم نوحہ گر نہیں ہیں لیکن ہم اس سے بچ نہیں سکتے کہ ہمارے دل ڈوبیں اور ہماری آنکھیں ڈبڈبائیں ہم سے ایسا ہونا ہماری بشری کمزوری کے باعث ہے جس کی غفر ہم اپنے سچے مولا سے ہی چاہتے ہیں اور اسی کو ملجا و ماویٰ گردانتے ہیں۔

ہم ناچیز کیا ہیں ہم بجز کرم ہائے خاکی کے کچھ نہیں۔ ہم وہ ہیں کہ جس وقت سے ہم نے وجود حاصل کیا مورد غضب اعداء چلے آرہے ہیں۔ ہمارا پیارا روحانی باپ اور اس زمانہ میں ہمارا داتا یعنی مسیح پاک علیہ السلام ہمیشہ ہی مورد غضب اعداء رہا۔ اس نے جب سے عشق خالق مالک حقیقی اور عشق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دم بھرا اسی وقت سے ہی کافر و ملحد نام رکھوایا۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہم یتیم ہوئے تھے اور ہم عاجزی اور مسکینی میں پڑ کر از خود رفتہ ہوگئے تھے کہ قریب تھا کہ ہماری زندگیوں کا خاتمہ ہوجاتا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ جس وقت وہ چودھویں کا چاند ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو غروب ہوا تو عاشقان روئے مبارک کا یہی حال تھا جو لکھا گیا کیونکہ عاجز بھی اس وقت لاہور میں موجود تھا۔ واللہ وہ دن دن نہ تھا بلکہ اندھیری رات تھی۔ وہ غم و اندوہ ایسا نہ تھا جس کی شہادت آنسوؤں سے دی جاسکتی تھی وہ غم وہ تھا جو دلوں کو کھائے جاتا تھا اور آنکھوں کو پتھرائے جارہا تھا اس وقت زبان سے بولنا یا نوحہ کرنا تو کیا آنکھوں سے اشارہ کرنا بھی بڑی بات تھی۔

ہم اپنی عاجزی غریبی اور بے کسی کیا بیان کریں عین اس وقت خوشیاں منارہے تھے جس وقت ہمارے پیارے آقا کا جسد اطہر ہمارے سامنے پڑا تھا۔ باہر مخالفین اور ہمارے خلاف مظاہرے کر رہے تھے۔ یہ منظر ہی ایک بڑا ثبوت تھا ہماری بے کسی کا مگر چونکہ خدائے رحمٰن نے ہم عاجزوں کی ڈھارس کے لئے ایک بشارت قدرت ثانیہ کے ملنے کی دے رکھی تھی۔ پس ہم جب از خود رفتگی سے کچھ باہر آئے تو ہمیں ایک سرتی نظر آیا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا لباس پہنا دیا تھا۔ وہ ہمارے لئے بڑی حد تک ڈھارس بنا۔ اور چھ سال تک ہم یتیموں کا سہارا بنا رہا۔ اور ایک حسین شمع پر سے پردہ اٹھا کر چلا گیا۔ یہ شمع کیا تھی یہ وہی چاند تھا جو کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو چھپ گیا تھا خدا کی قسم اس چاند نے ہمیں اپنا گرویدہ بنا لیا گرویدہ انہیں اپنا دیوانہ بنالیا۔

اپنا حال تو ہوا جو کچھ ہوا اس شمع نورانی کے ساتھ چار شمعیں اور بھی تھیں ان شمعوں سے کمالات اس طریق پر تو ظاہر نہیں ہوئے جس طریق پر شمع محمود سے ظاہر ہوئے تھے لیکن ان کے انوار کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ چاروں شمعیں اپنی اپنی جگہ چمکتی رہیں اور اپنے اپنے حلقہ میں ضیاء ریزی بھی کرتی رہیں۔ لیکن ان کے نور قلب کا کمال یہ ہے کہ اپنی ضیاء کو ضیائے محمود میں شامل کردیا اور خود فقیر در محمود بن گئے۔

میں اس جگہ بروز کہتا ہوں کہ اس کی مثال روئے زمین پر نہ ملے گی۔ یہ ان ہستیوں کی شرافت اور نجابت ہے کہ آپ دم بخود ہوگئیں اور تفرقہ کو راہ نہ دی۔ اے اللہ تو ان ہستیوں پر ان مقدس ہستیوں پر وہی انعام نازل فرما جو تو نے ان کے والد علیہ السلام پر نازل فرمائے ہیں۔

ان چار شمعوں میں سے ایک شمع آج ہمارے سامنے سے ہٹ گئی ہے لیکن یہ یونہی زمین کے اندر مدفون نہیں ہوگئی بلکہ تیس چالیس ہزار مومنین کے کندھوں پر سوار ہو کر اپنی قرارگاہ میں تشریف لے گئی۔ یہ کندھے معمولی کندھے نہ تھے یہ دل و جان کے کندھے تھے آج ہمارا شریف اصغر شریف اکبر نظر آرہا ہے۔ یہ وہ ہستی تھی جو ہر کہ و مہ کے پیار کو کھینچنے والی ہستی تھی غرور و تکبر بڑائی اور کبریائی کا شائبہ بھی اس کے اندر نہ تھا۔ ماں باپ کا وہ سب سے زیادہ لاڈلا تھا۔ واللہ جب کبھی بھی میرے گھر میں تشریف لاتے کچھ ایسا معلوم ہونے لگتا کہ گویا جو کچھ گھر میں ہے سب ان کا ہے۔ اس بزرگ ہستی نے اپنے انفاس مقدسہ سے دنیا کو نفع پہنچایا۔ اور آج احمدی دنیا دست بدعا ہے بلکہ دل کے ذرہ ذرہ کو سے دعا کر رہی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس سے پیار کرے اور اسے اپنے والد علیہ السلام کا قرب نصیب کرے۔ جہاں ان کی پیاری والدہ رضی اللہ عنہا ان کے ساتھ پیار کے لئے موجود ہونگی۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

— از مکرم احتجاج علی صاحب بیری جہلم —

۱۹۲۸ء کے اختتام پر میری پوسٹنگ انبالہ کینٹ میں بطور منیجر باٹا شوشاپ ہوئی اس وقت میری عمر مشکل سے ۱۳-۱۴ سال کی ہوگی۔ باٹا کی دوکان جہاں میں منیجر تھا بڑے پیمانے کی تھی۔ انبالہ میں مجھے محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب ملے جو میرے پہلے سے واقف تھے۔ خلیفہ صلاح الدین صاحب مجھے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ (خدا تعالیٰ ان پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں فرمائے اور انہیں جنت میں بہترین جگہ اور انعامات عطا فرمائے) کے پاس لے گئے۔ حضرت میاں صاحب یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ چھوٹی سی عمر میں میں نے اچھا خاصہ کام سنبھالا ہوا ہے

حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور اس وقت احمدیہ ٹیریٹوریل رجمنٹ کے کیپٹن تھے اور محض اس جذبہ کے تحت کہ احمدی ترقی کریں اور انہیں تجارت کا شوق ہو آپ میری دوکان پر شام کو ہر دوسرے تیسرے روز آجایا کرتے تھے۔ اور مجھے محنت کے ساتھ کام کرتے دیکھ کر بہت خوش ہوتے ایک روز میں ہفتہ وار سٹیٹمنٹ بنا رہا تھا کہ حضرت میاں صاحب نے پوچھا کہ یہ کیسے بنتا ہے میں نے بتایا کہ جس قدر زیادہ جوتے فروخت ہوں اسی قدر کمپنی خوش ہوتی ہے۔ اگر ایک جوتا ایک سو روپیہ کا فروخت ہو تو کمپنی خوش نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ایک ایک روپے کے بیس جوتے فروخت ہوں تو ہمارا ریکارڈ اچھا ہوتا ہے۔ حضرت میاں صاحب خاموشی سے سنتے رہے۔ اور چلتے وقت فرمایا کہ کل صبح تم میرے کیمپ میں آنا۔ دوسرے روز صبح میں حضرت میاں صاحب کے کیمپ میں پہنچ گیا وہاں محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب اور صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب جو اس وقت میاں صاحب کے پاس ہی رہتے تھے موجود تھے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور نے تمام سپاہیوں کو فالن کروا دیا اور مجھے حکم دیا کہ سب کے پیروں کا ناپ لے لو۔ مجھے دو سو جوتوں کا اسی وقت آرڈر دے دیا۔ وہ سپاہی فرداً فرداً میری دوکان پر آیا کرتے اور میری سیل چند ماہ میں اتنی بڑھ گئی کہ کمپنی نے مجھے مبارک باد کا تار دیا۔ اور میرا فوٹو باٹا گزٹ میں شائع ہوا۔

اس زمانے میں چیکوسلواکیہ کے جوتے بہت خوبصورت آیا کرتے تھے ایک دفعہ کمپنی نے آرڈر دیا کہ شملہ کی دوکان کا اسٹاک جو وہاں فروخت نہیں ہو رہا تھا انبالہ کی دوکان میں منتقل کردیا جائے۔ کیونکہ وہاں کا منیجر بہت ہوشیار ہے۔ چنانچہ وہ سارا اسٹاک میرے پاس آگیا۔

حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور شام کو میری دوکان پر تشریف لائے میں خوبصورت جوتے شوکیس میں لگوا رہا تھا کہ حضرت میاں صاحب نے فرمایا۔

یہ نیا اسٹاک آیا ہے؟

میں نے مایوسی کے لہجہ میں جواب دیا کہ کمپنی نے یہ اسٹاک شملہ کی دوکان سے انبالہ اس لئے منتقل کردیا ہے کہ میں اس کو جلد فروخت کر سکتا ہوں اور اگر یہ فروخت نہ ہوا تو میری کرکری ہوجائے گی۔ حضرت میاں صاحب بہت ہنسے اور ان جوتوں میں سے تقریباً ایک درجن لیڈیز جوتے پسند کرکے فرمایا کہ یہ ریلوے سٹیشن پر آج رات کی ٹرین پر پہنچا دیں۔ میں قادیان جا رہا ہوں وہاں لے جاؤں گا۔

چنانچہ میں ان کے پسند کردہ جوتے رات کو ٹرین پر لے کر گیا۔ حضرت میاں صاحب نے مجھے پانچ نوٹ سو سو روپیہ کے دے کر فرمایا کہ حساب واپس آکر کردوں گا۔ میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ جوتے کم و بیش تین سو روپے کے تھے۔

میں نے عرض کیا میاں صاحب یہ تو بہت زیادہ رقم ہے آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ آخر تمہارا اسٹاک میں نے ہی اب ختم کرنا ہے۔ میں آپ کو گاڑی پر سوار کرا کر واپس آگیا۔ اس کے بعد ملٹری کے افسران کا میری دکان پر روزانہ تانتا بندھا رہتا اور جو آتا وہ کہتا کہ کیپٹن شریف احمد صاحب (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) نے ہم کو کہا ہے کہ اچھے جوتے آئے ہیں۔ اس طرح دو ہفتہ کے اندر اندر تقریباً ۲۳ ہزار کا اسٹاک ختم ہو گیا۔ جب حضرت میاں صاحب واپس تشریف لائے تو میں نے کہا کہ وہ شملہ کا سٹاک تو سارا ختم ہو گیا۔ مگر ایک اور مرحلہ درپیش ہے۔ آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ وہ کیا؟ میں نے عرض کیا کہ یہ کینوس کے ٹیپ شو آگئے ہیں اور سائز چھوٹا ہے اس لئے کوئی لیتا نہیں۔ تقریباً دو ہزار جوتے اگر اسٹاک میں رہے تو میری "پوزیشن" بہت خراب ہو گی۔ ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ ایک انگریز لڑکی آئی اور "ٹینس شو" مانگا۔ چونکہ اسٹاک میں نہ تھا۔ میں نے معذرت کرتے ہوئے انکار کر دیا جب لڑکی جانے لگی تو حضرت میاں صاحب نے اس کو فرمایا کہ کل اسی وقت آکر لے جانا مجھے ہنسی آگئی۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ کیا تم اس لئے ہنس رہے ہو کہ کل جب یہ آئے گی تو جوتا نہ ہو گا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ میاں صاحب نے میرے موچی کو بلایا اور اس کو کہا کہ وہ جوتے جو چھوٹے سائز کے ہیں لے آئے۔ موچی کینوس کے مردانہ ٹیپ شو لے آیا۔ میاں صاحب نے اس کو ہدایت فرمائی کہ اس پر نیلی گوٹ لگا دے اور ایک سفید فیتا اور بٹن لگا دے۔ موچی نے فوراً اسی طرح کر دیا۔ اور وہ مردانہ جوتا بہتر خوبصورت اور زنانہ ٹینس شو بن گیا۔ اس مردانہ جوتے کی قیمت اس وقت ۱۲ آنے ہوا کرتی تھی اور زنانہ ٹینس شو کی قیمت ایک روپیہ دو آنے ہوا کرتی تھی۔ میاں صاحب مرحوم و مغفور نے فرمایا کہ یہ جوتا کل اس انگریز لڑکی کو دینا اور ایک روپیہ دو آنے قیمت لے لینا۔ دوسرے روز وہ انگریز لڑکی آئی اور میں نے اس کو وہ جوتا جو حضرت میاں صاحب نے موچی سے اپنی موجودگی میں ہدایت دیکر نئے طریق پر بنوایا تھا دیدیا۔ وہ لڑکی بہت خوش ہوئی۔ اور پھر لڑکیوں کا تانتا میری دکان پر بندھ گیا اور حضرت میاں صاحب کی بتائی ہوئی ترکیب کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے دکاندار بھی مجھ سے ہول سیل ریٹ پر وہ جوتے لے گئے۔ حضرت میاں صاحب نے ایک روز مجھ سے پوچھا کہ وہ جو بارہ آنے اور ایک روپیہ دو آنے کا فرق تھا یعنے چھ آنے فی جوڑا وہ تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ رقم علیحدہ رکھی ہے مگر ابھی تک کمپنی کو نہیں بتایا۔ اور ۱۲ کے حساب سے رقم کمپنی کو روانہ کر دی ہے۔

حضرت میاں صاحب نے فرمایا یہ دیانت داری کے خلاف ہے۔ تم تمام رقم کمپنی کو فوراً روانہ کردو اور یہ لکھ دو کہ اس طرح یہ اتنا اسٹاک زیادہ قیمت پر فروخت کر دیا گیا ہے۔ میں نے اسی طرح کیا۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر باٹا نگر کلکتہ سے ایک بڑا افسر آگیا اور اس نے پوچھا کہ تم "چیکوسلوویکیا" ٹریننگ پر جانا چاہتے ہو؟ کمپنی تمہارے کام اور خصوصاً تمہاری دیانت داری سے بہت خوش ہے اور اس دفعہ تمام مینیجروں میں سے اوّل نمبر تمہارا آیا ہے۔ اور کمپنی نے ایک ہزار روپیہ تم کو انعام دیا ہے جو تمہاری ضمانت میں جمع کر دیا گیا ہے۔

میں حضرت میاں صاحب کے پاس گیا اور تمام قصہ ان کو سنایا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ کسی احمدی کو جب میں تجارت کرتے دیکھتا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ وہ دیانت داری سے کام کرے ترقی خود بخود ہو گی۔ کیونکہ اسلام نے تجارت کو زیادہ بہتر قرار دیا ہے۔

حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور میری دکان پر اکثر تشریف لایا کرتے اور مجھے بڑی قیمتی نصیحتیں فرمایا کرتے۔ جس کے نتیجہ میں باٹا کمپنی میں میری بہت اچھی شہرت ہو گئی حضرت میاں صاحب کو تجارت بہت پسند تھی خدا تعالےٰ نے آپ کو شاہی دل و دماغ عطا فرمایا تھا۔ آپ بہت رحیم اور حلیم بزرگ تھے۔

محض اس لئے کہ میں نو عمر احمدی تھا گھر سے دور پردیس میں رہتا تھا۔ حضرت میاں صاحب مجھ پر اس قدر شفقت و مہربانی فرماتے تھے۔

۲۶ دسمبر کی صبح کو جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی خبر سنائی تو میرے رونگٹے رونگٹے سے یہ آواز نکلی کہ اے مالک حقیقی تو حضرت میاں صاحب پر اپنی رحمتوں کی بارش برسا اور حضرت میاں صاحب کی اولاد پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں فرما اور مرحوم کی اولاد در اولاد کو رہتی دنیا تک مسیح پاک کی یادگار بنا۔ میں غم سے نڈھال ہو کر رہ گیا اور آخری دفعہ حضرت میاں صاحب کا چہرہ مبارک مقبرہ بہشتی کے میدان میں دیکھا جس پر خدا تعالےٰ کا ایک نور برس رہا تھا۔ وہ نور جو میں نے اس سے قبل کبھی اور کسی چہرے پر نہ دیکھا۔ چند سیکنڈ جبکہ میں نے آخری بار چہرہ دیکھا تو ۱۹۳۶ء کے وہ تمام واقعات اور حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کے احسانات اور ان کی محبت و شفقت یاد آنے لگی۔ بمشکل میں نے اپنے آپ پر قابو پایا۔ مگر پھر بھی آنکھوں سے آنسو نہ رک سکے۔ اللہ تعالےٰ کا مجھ پر کس قدر احسان ہوا کہ اس نے مجھے موقع عطا فرمایا اور میں اس سال جلسہ پر جبکہ کوئی ارادہ نہ تھا چلا گیا اور حضرت میاں صاحب کا چہرہ مبارک بھی دیکھا اور نماز جنازہ میں بھی شریک ہوا۔ یہ جلسہ غم و الم میں گذرا۔ جب تک ربوہ قیام رہا۔ حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور کے احسانات محبت اور شفقت میرے دل و دماغ میں گھومتے رہے۔ دل چاہا کہ تنہائی میں جا کر چیخیں مار مار کر روؤں۔ مگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی وہ نصیحت یاد آگئی جو جلسہ میں آپ نے فرمائی کہ صبر کرو۔

خدا تعالےٰ کی جناب میں دعا ہے کہ مولا کریم حضرت میاں صاحب کو جنت میں بہترین جگہ اور اعلےٰ سے اعلےٰ انعام عطا فرمائے۔ اور مرحوم کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دینی دنیوی انعام و اکرام سے نوازے اور ان کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

احمدیہ کالج گھٹیالیاں کیلئے امداد کی تحریک

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ)

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ اور اس کے گرد و نواح کے دوستوں کی پُرزور خواہش پر صدر انجمن احمدیہ نے گھٹیالیاں کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو انٹرمیڈیٹ کالج کے درجہ تک توسیع کرنے کی منظوری دی ہے۔ اس علاقہ میں ہمارا ہائی سکول خدا کے فضل سے ایک عرصہ سے کامیاب نتائج دکھا رہا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ انٹرمیڈیٹ کالج بھی اچھے نتائج دکھائے گا اور کامیاب ثابت ہو گا بعض دوستوں نے اس کالج کے لئے دل کھول کر چندہ دیا ہے۔ مگر ابھی تک اس کی عمارت کی تکمیل اور لائبریری کے قیام بلکہ ضروری عملہ کے تقرر کے لئے بھی رقم کافی نہیں۔ سو میں اپنے مخیر اصحاب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق اس کالج کو مکمل کرنے کے لئے چندہ دیں اور قومی تعمیر میں حصہ لیں۔ یہ علاقہ مخلص احمدیوں سے آباد ہے اور اس میں کئی دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی بستے ہیں اور بعض مخلص بزرگ اپنے خدا کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ پس اس علاقہ کی دینی روایات کو زندہ رکھنا ہمارا جماعتی فرض ہے۔ اچھی درسگاہوں کا قیام ہمیشہ جماعتی مضبوطی کا موجب ہوا کرتا ہے اور اچھے ماحول میں تعلیم پانے والے نوجوان آئندہ چل کر جماعتی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی اہلیت پیدا کر لیتے ہیں۔ پس مخیر دوست آگے آئیں اور اپنی بلند ہمت سے اس کالج کو نہ صرف اچھی بنیاد پر قائم کر دیں بلکہ ایک مثالی درسگاہ بنا دیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ فقط

خاکسار: مرزا بشیر احمد۔ ربوہ

نوٹ:۔ اس سلسلہ میں رقوم بمد کالج گھٹیالیاں بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال کی جائیں۔

ضروری اعلان

ماہ جنوری کا رسالہ الفرقان مؤرخہ ۲۰ جنوری کو ڈاکخانہ سے روانہ ہو گا۔ خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل مؤرخہ ۶۲/۱/۶ میں غلطی سے ایک نام مرزا منور احمد صاحب ابن مرزا رشید احمد صاحب چھپ گیا ہے۔ اصل میں یہ وعدہ مرزا بشیر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے ہے احباب درستی کر لیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

خاکسار کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ کوئی افاقہ نہیں ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ محمد احمد۔ جڑانوالہ)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کی مختصر روئداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور اختتامی تقریر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا پُراثر دعائیہ خطاب۔ پُرسوز و پُردرد اختتامی دُعا

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کا دوسرا اجلاس جو ترتیب کے لحاظ سے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کا چھٹا اور آخری اجلاس تھا ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد جو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ گاہ میں ہی جمع کرکے پڑھائیں دو بجے کے قریب شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی شروع ہونے سے قبل علی الترتیب مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری نے وہ کثیر التعداد تاریں پڑھ کر سنائیں جو بیرونی ممالک اور مشرقی اور مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں کے احمدی احباب کی طرف سے موصول ہوئی تھیں اور جن میں ان احباب نے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد عرض کرنے کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جلسہ میں شامل جملہ افراد کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تھی۔

اجلاس کا آغاز

ازاں بعد ٹھیک دو بجے بعد دوپہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے پر اجلاس کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔

حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں حضور کی آخری دن کی تقریر جو حضور کی املا کردہ ہے دوستوں کو پڑھ کر سناؤں تاکہ دوست تازہ روح ہو کر اور ایک نئے ایمان اور نئے یقین سے بہرہ ور ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔ پہلے تلاوت ہوگی اور اسکے بعد مکرم ثاقب صاحب زیروی نظم پڑھیں گے اور پھر میں احباب کو حضور کی تقریر پڑھ کر سناؤں گا۔

چنانچہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی زیر ہدایت پہلے مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سرگودھا نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہ مکرم ثاقب صاحب زیروی نے اپنی ایک تازہ نظم "پروانوں کی بات" پُردرد اور پُرسوز لہجے میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ احباب نے یہ نظم اس حال میں سنی کہ ان پر رقت کا عالم طاری تھا۔ اور وہ زیر لب بہت درد والحاح سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ (مکرم ثاقب صاحب کی یہ نظم ۶؍ جنوری کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے)

بعض کتب کے متعلق تحریک

بعد ازاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں حضور ایدہ اللہ کی تقریر شروع کرنے سے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی درخواست پر ایک کتاب کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے کچھ عرصہ ہوا حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کی سیرۃ اور فضائل پر ایک جلسہ منعقد کیا تھا جس میں بعض دوستوں نے تقریریں کیں۔ میں اُن دنوں لاہور میں تھا۔ میں نے بھی وہاں سے مضمون لکھ کر بھجوایا تھا۔ اب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے وہ سب تقریریں اور میرا مضمون ایک کتاب کی شکل میں جس کا نام "نصرۃ الحق" ہے شائع کیا گیا ہے۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ انسانی فطرت نیک لوگوں کی مثال سے متاثر ہوتی ہے میں دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ دوست اس کتاب کو خرید کر خود بھی پڑھیں اور گھر میں عورتوں اور بچوں کو بھی پڑھوائیں۔

علاوہ ازیں اس موقعہ پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے "ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام" جنکی اب تک شرکۃ اسلامیہ کی طرف سے تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ خریدنے اور ان سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی پُرزور تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا شرکۃ اسلامیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جس دوست کو بھی وسعت ہو اور پھر وہ یہ بیش قیمت کتابیں خرید کر اپنے پاس نہ رکھے اور ان سے استفادہ نہ کرے تو پھر اس کا ایمان ہرگز مضبوط نہیں قرار پا سکتا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ یہ کتب خریدیں اور خود بھی پڑھیں اور غیر از جماعت لوگوں میں بھی ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں

حضور ایدہ اللہ کی روح پرور تقریر

ازاں بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اب میں حضور ایدہ اللہ کا املا کردہ مضمون پڑھ کر سناتا ہوں۔ احباب غور سے سنیں۔ امام کے کلام میں ہمیشہ جماعت کے لئے رحمت کا پیغام ہوتا ہے۔

ان چند کلمات کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے حضور ایدہ اللہ کی املا فرمودہ تقریر نہایت پُرشوکت آواز اور پُردرد لہجے میں پڑھ کر سنائی۔ حضور کی یہ ایمان افروز اور روح پرور تقریر علوم و معارف کا ایک خزانہ جذب و کشش اور اثر انگیزی و تاثیر کا ایک دلکش مرقع تھی اس پر حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کے پڑھنے کے نہایت پُرشوکت و پُرسوز انداز نے وہ اثر پیدا کیا کہ ہزاروں ہزار قلوب جو حضور کی زیارت اور براہ راست خطاب سے محرومی پر پہلے ہی انتہائی گداز حالت میں تھے تڑپ اٹھے۔ احباب نے حضور کی یہ بصیرت افروز تقریر انتہائی ذوق شوق اور وفور عشق کے عالم میں سنی اور اسکے زیر اثر اُن پر وارفتگی کا وہ عالم طاری ہوا کہ جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ ان کی وارفتگی اور روحانی کیف و سرور کا یہ عالم تھا کہ فضا بار بار بے ساختہ نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد حضرت فضل عمر زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی تھی۔ ہزاروں ہزار احباب اس حال میں ہمہ تن گوش بنے حضور کی تقریر سننے میں محو تھے کہ ان کے دل اور ان کی روحیں آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو کر حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے عاجزانہ اور دردمندانہ دعاؤں میں مصروف تھیں یہ ایک ایسا روح پرور اور وجد انگیز منظر تھا کہ روحیں وفور شوق میں بے اختیار جھوم رہی تھیں اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس وقت جلسہ گاہ اور اسکے ماحول پر رحمت پروردگار کا نزول ہو رہا ہے۔ یہ ایسے مقدس اور روح پرور لمحات تھے کہ جنہوں نے ہزاروں ہزار انسانوں کو مست و بے خود بنا رکھا تھا۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ آسمان کے سرمدی نغموں پر بیٹھے سر دھن رہے ہیں۔

(حضور کی اس پُرمعارف ایمان افروز اور روح پرور تقریر کا مکمل متن ۳ جنوری کے الفضل میں ہدیہ احباب کیا جاچکا ہے)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا دعائیہ خطاب

حضور ایدہ اللہ کی تقریر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور پُرسوز دعائیہ خطاب سے سامعین کو نوازا۔ آپ نے فرمایا۔

"دوستو عزیزو اور پیارو اب جلسہ کی کارروائی ختم ہوتی ہے اور ہم آپ سب کو محبت بھرے دل کے ساتھ رخصت کرتے ہیں۔ اگر زندگی رہی تو انشاء اللہ آئندہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پھر ملاقات ہوگی ورنہ ہم سب نے آگے پیچھے اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے آسمانی آقا اور خالق و مالک کے حضور حاضر ہونا ہے۔ دعا کرو کہ اس دن ہم خدا کے سامنے سفید رو اور سرخرو ہو کر حاضر ہوں اور اُن لوگوں میں سے نہ ہوں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ قیامت کے دن ان کے منہ کالے ہوں گے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ ایک ایک کرکے رخصت ہو رہے ہیں۔ اور ابتداء زمانہ کے بچے اب بوڑھے ہو رہے ہیں دعا کرو کہ ہماری آئندہ نسلیں اسلام اور احمدیت کے دامن سے اس طرح وابستہ رہیں جس طرح کہ ایک شیر خوار بچہ اپنی ماں کے پہلو سے چمٹا رہتا ہے اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور خدمت سے کبھی غافل نہ ہو بلکہ اسے ایک نعمت عظمیٰ جانیں کہ اسی پر ہماری نجات اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ تم خدا کے ہاتھ کا بنایا ہوا خمیر ہو اگر خمیر بگڑے گا تو وہ روحانی نان جو دنیا کو بھوک کی موت سے بچانے کے لئے ضروری ہے اقوام عالم کی نجات کی بجائے ان کی ہلاکت کا باعث بن جائے گا۔ تم وہ آخری جماعت ہو جو دنیا کو طوفان ضلالت سے بچانے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس اپنی ذمہ داری کو سمجھو اور ظاہری کوشش اور جدوجہد کے علاوہ دعاؤں سے بھی کام لو کیونکہ روحانی جماعتوں کے لئے دعا تمام ظاہری تدابیر کا شہتیر ہے۔

(باقی ص ۶ پر)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی المناک رحلت پر

احمدی جماعتوں کی تعزیتی قرار دادیں

جماعت احمدیہ ظفروال

جملہ اراکین جماعت احمدیہ ظفروال حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اچانک وفات کے جانکاہ حادثہ پر اپنے انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ آپ کا مقام سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد کا ایک نہایت اہم حصہ ہے۔

اراکین جماعت احمدیہ ظفروال اس عظیم ابتلاء کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توفیق صبر ورضا وتحمل کے طالب ہیں اور ہم سب افراد صمیم قلب سے دعاگو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی برکات کو ہم سب میں جاری رکھے۔ اور حضرت ممدوح رضی اللہ عنہ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا فرما کر جنت کی نعماء سے وافر حصہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما کر ہمیشہ اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا رہے آمین یا رب العلمین۔

ہم سب اراکین جماعت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ معزز افراد کے ساتھ دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اس غم میں برابر کا شریک خیال کرتے ہیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ باجوہ عفی عنہ
سیکرٹری مال واصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ

حافظ آباد

جماعت احمدیہ حافظ آباد دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ان کی برکات کو جماعت میں قائم رکھے اور جملہ جماعت کے افراد ولواحقین واقرباء اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ جماعت احمدیہ حافظ آباد سیدنا حضرت امیر المومنین اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور جملہ افراد خاندان حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مؤدبانہ اظہار تعزیت کرتی اور قلبی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

(حکیم محمد لطیف صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات

جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کی مجلس عاملہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اندوہناک وفات پر گہرے درد و الم کا اظہار کرتا ہے اور اس مقدس وجود کی جدائی کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ شریک غم ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے قرب میں اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائے اور اپنے فضل اور رحم سے اس عظیم قومی نقصان اور خلا کو پُر فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ (امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات)

قصور

جماعت احمدیہ قصور اس سانحہ عظیم پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ وہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو جنت الفردوس میں اپنے خاص مقام قرب میں جگہ دیجئے۔ آمین

محمد صادق فاروقی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور

جڑانوالہ

جماعت احمدیہ جڑانوالہ حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کے صدمہ جانکاہ وسانحہ روح فرسا پر درد وغم سے بریز جذبات کے ساتھ انتہائی رنج وافسوس کا اظہار کرتی ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کا مقام سلسلہ عالیہ کی بنیاد کا ایک اہم حصہ تھا۔

جماعت احمدیہ جڑانوالہ کے جملہ افراد اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہوئے دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب ممدوح رضی اللہ عنہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے کر اعلیٰ علیین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں عالی مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل ارزانی فرما کر اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین!

جماعت احمدیہ جڑانوالہ کا ہر فرد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ حضرت بو صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ جناب مرزا منصور احمد صاحب۔ جناب کرنل مرزا داؤد احمد صاحب۔ جناب مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء محترمہ امۃ الباری صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و نواب زادہ میاں عباس احمد خانصاحب سے نہایت ادب کے ساتھ اظہار تعزیت کرتا ہے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ افراد کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ (برکت علی لائق لدھیانوی امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

جماعت احمدیہ جھنگ صدر

جملہ ممبران جماعت احمدیہ جھنگ صدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر فرزند اصغر اور آسمان احمدیت کے درخشندہ ستارے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک وفات حسرت آیات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں اور اس صدمہ عظیمہ میں خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ساتھ شریک ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا وجود شعائر اللہ میں سے تھا جن کی پیدائش خدائی نشان اور مسیح پاک کی صداقت کی دلیل تھی آپ کی زندگی کا ہر لمحہ خدمت دین کے لئے وقف تھا۔ ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے جگر گوشوں لواحقین اور اعزا واقارب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اس قومی نقصان میں جماعت کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (احمد الدین سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ جھنگ صدر)

جماعت احمدیہ لکھنؤ

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نہایت اندوہناک سانحہ ارتحال پر جملہ افراد جماعت احمدیہ لکھنؤ اپنے دلی رنج وغم اور گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ کی اچانک وفات دلوں کو سخت غمگین بنا رہی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو اعلیٰ علیین میں عظیم مقام عطا فرمائے۔ آمین

ہماری جماعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ و دیگر افراد خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر ورضا کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین (اعزہ جماعت احمدیہ لکھنؤ)

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک المناک اور اندوہناک وفات پر دلی رنج وغم محسوس کرتے ہوئے دلی دکھ اور صدمہ کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ مولا کریم حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے قرب میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خانصاحب مرحوم ومغفور کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان پر اپنا فضل نازل کرے۔ آمین۔ (عبد الرحمن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

جماعت احمدیہ جیکب آباد

جماعت احمدیہ جیکب آباد حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی المناک وفات حسرت آیات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک نفس اور مبشر اولاد کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے ابر رحمت کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ ہم سے ایسے وقت میں جدا ہوئے۔ جبکہ ہمیں آپ کے سایہ عاطفت کی اشد ضرورت تھی۔ آپ کی وفات ایک عظیم قومی صدمہ۔ ایک ناقابل تلافی نقصان اور ایک کٹھن امتحان ہے۔ ہم سب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں کہ وہ میاں صاحب کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو اس صدمہ کو ہمت اور عظیمت کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ (ارشاد احمد شکیب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جیکب آباد)

جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی

جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناگہانی اور جانکاہ صدمہ پر اپنے انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی ذات عظیم برکات کی حامل تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد تھے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات بلند فرمائے اور جماعت احمدیہ کو ان کی نیکیوں کے اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔

(ملک عمر علی احمد
امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان)

صدر انڈونیشیا کو دستی بم پھینک کر ہلاک کرنے کی ناکام کوشش

ڈاکٹر سوئیکارنو بال بال بچ گئے۔ تین افراد ہلاک۔ اٹھائیس ۲۸ مجروح

جکارتا ۹ر جنوری۔ مکاسر میں کل صدر انڈونیشیا ڈاکٹر سوئیکارنو کو ہلاک کرنے کی ایک ناکام کوشش کی گئی۔ انڈونیشی خبر رساں ایجنسی انتارا نے خبر دی ہے کہ صدر سوئیکارنو ایک مقامی سپورٹس ہال میں داخل ہو رہے تھے کہ کسی نامعلوم شخص نے ایک دستی بم پھینکا۔ بم صدر کی کار سے ایک سو گز دور پھٹا۔

اس حادثہ میں اسی افراد زخمی ہوئے لیکن ڈاکٹر سوئیکارنو بال بال بچ گئے۔ بعد ازاں ایک بچہ اور دو نوجوان زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسے۔ زخمیوں میں چودہ بچے دس بالغ شہری، تین پولیس مین اور ایک فوجی شامل ہیں۔

ایک اور خبر میں بتایا گیا کہ ڈاکٹر سوئیکارنو مغربی نیوگنی کو ولندیزیوں کے قبضہ سے آزاد کرانے کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرنے جا رہے تھے۔

"انتارا" کی اطلاع کے مطابق بم پھینکنے کے سلسلہ میں کئی افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایجنسی نے بتایا ہے کہ صدر سوئیکارنو کے ہمراہ کابینہ کے کئی ارکان اور کئی غیر ملکی سفیر بھی تھے۔ ان میں سے کوئی بھی زخمی نہیں ہوا۔

علاقے کے فوجی کمانڈر کرنل یوسف حسن الدین نے اخبار نویسوں کو ایک ملاقات میں بتایا کہ بم پھینکنے کے اس حادثے کی پشت پر ولندیزیوں کا ہاتھ ہے۔ ولندیزی مغربی نیوگنی کی آزادی میں تاخیر کرانا چاہتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ جس شخص نے بم پھینکا تھا اُسے گرفتار نہ کیا جا سکا اور وہ لوگوں کے ہجوم میں بچ کر نکل گیا۔ صدر سوئیکارنو نے بعد میں اپنی تقریر کے دوران بم پھینکنے کے حادثہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ صدر سوئیکارنو پر قبل ازیں حملہ کی دو کوششیں کی جا چکی ہیں۔ پہلی کوشش نومبر ۱۹۵۷ء میں اور دوسری مارچ ۱۹۶۰ء میں کی گئی تھی۔ صدر سوئیکارنو کی عمر اس وقت اکسٹھ برس ہے۔

پولیس چوکیوں پر نیپالی فوج کا قبضہ

کلکتہ ۹ر جنوری۔ دارجلنگ سے آمدہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ نیپال کی سرکاری فوجوں نے مشرقی نیپال میں تین پولیس چوکیوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ ان چوکیوں پر جو مالی جنگ، باسوپانی ناحق اور گوکھا کے مقام پر واقع تھیں مسلح کانگرسی رضا کاروں نے قبضہ کر لیا تھا۔ ان اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ ایلم میں مقیم سرکاری فوجوں نے متاثرہ علاقوں میں امن بحال کر دیا ہے۔ اور کئی افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

کراچی میں چیچک سے مزید گیارہ اموات

کراچی ۹ر جنوری۔ کراچی میونسپل کارپوریشن کے وبائی امراض کے ہسپتال میں کل صبح چھ بجے ختم ہونے والے گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں چیچک کے مرض سے گیارہ مریض جان بحق ہو گئے جب سے وبا پھیلی ہے۔ مرنے والوں کی تعداد دو سو ہو چکی ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں مزید بیس مریض ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ اس وقت ہسپتال میں مریضوں کی کل تعداد ۱۷۴ ہے۔

لنڈن میں پاکستانی طالبعلم چیچک سے ہلاک

لنڈن ۹ر جنوری۔ ایک چوبیس سالہ پاکستانی طالبعلم عصمت خان ڈارٹ فورڈ کے ہسپتال میں چیچک سے ہلاک ہو گیا۔ مسٹر عصمت خاں کرسمس کے بعد کراچی سے لنڈن پہنچے تو ان پر چیچک کا حملہ ہو گیا۔ اور لنڈن پہنچنے پر انہیں ڈارٹ فورڈ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا تھا۔

نئے دستور کا ۱۵ فروری کو اعلان کر دیا جائیگا

بغداد ۹ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے کل رات یہاں ایک ملاقات میں بتایا کہ ڈھاکہ میں یکم فروری سے شروع ہونے والی گورنروں کی کانفرنس کے بعد رمضان کے موقعہ پر پاکستان کے نئے دستور کا اعلان کر دیا جائے گا۔ وزیر داخلہ اپنی اہلیہ کے ہمراہ سعودی عرب کے دورے کے بعد یہاں پہنچے تھے۔ آپ تین دن تک عراق کے مقدس مقامات کی زیارت کریں گے۔ آپ نے انکشاف کیا کہ صدارتی کابینہ مسودہ دستور کی آخری پڑتال کرے گی اور ۱۵ر فروری کو اسے شائع کر دیا جائے گا۔ وزیر داخلہ نے کہا میں صدر ایوب خاں کی طرف سے عراقی وزیر اعظم جنرل عبدالکریم قاسم کے نام خیر سگالی کا ایک پیغام لے کر آیا ہوں۔

آتشزدگی سے متأثرہ افراد کیلئے سعودی امداد

کراچی ۹ر جنوری۔ سعودی عرب کی حکومت نے مسلم آباد میں آتشزدگی کے حادثہ سے متأثر ہونے والوں کو پانچ ہزار پونڈ بطور امداد دیئے ہیں۔ اس رقم کا چیک سعودی عرب کے سفیر نے کراچی کے کمشنر کو دیا ہے۔ یاد رہے کہ مسلم آباد کے علاقہ میں گذشتہ ماہ آگ لگنے سے ایک ہزار خاندان بے گھر ہو گئے تھے۔

پاکستان کی خوشحالی اور استحکام مشرقِ وسطی اور جنوبی ایشیا کیلئے بڑی اہمیت رکھتا ہے

میں اپنے دورہ پاکستان کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ ملایا کے حکمران اعلیٰ کا بیان

کراچی ۹ر جنوری۔ ملایا کے حکمران اعلیٰ نے کل یہاں کہا کہ پاکستان کا استحکام، خوشحالی اور ترقی مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا دونوں کے لئے بڑی اہم ہے۔ کیونکہ پاکستان ایشیا کے ایک ممتاز ملک کی حیثیت سے بڑا اثر ڈال سکتا ہے۔ تنکو سید پترا کل شام قیصر گارڈن میں کراچی کے شہریوں کی جانب سے دئے گئے ایک استقبالیہ میں سپاسنامہ کا جواب دے رہے تھے۔ اس استقبالیہ میں دو ہزار سے زیادہ معزز افراد نے شرکت کی۔

آپ نے کہا کہ ملایا کے پاکستان سے خاص تعلقات ہیں۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان میں قریبی اور دوستانہ تعلقات اور بھی مضبوط ہو جائیں گے اور دونوں ملکوں میں تجارت میں اضافہ ہو گا۔ جس سے باہمی مفاد حاصل ہو گا۔ آپ نے مزید کہا کہ ہمارے ملکوں میں زبردست جذبہ خیر سگالی پایا جاتا ہے۔ جس کا میرے دورۂ پاکستان کے دوران اس جذبہ کا پُرجوش اظہار کیا گیا ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان اور ملایا کے درمیان تجارتی مال کی آمد و رفت کے نتیجہ میں کراچی کی بندرگاہ بڑی مشغول رہے گی۔ حکمران اعلیٰ نے پُرجوش خیر مقدم پر پاکستانی عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے دورہ پاکستان کو ہمیشہ یاد رکھوں گا جب سے ہم یہاں پہنچے اور شہر کی سڑکوں پر سے گذرے ہیں۔ ہمارا زبردست خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ یہ آپ کی ملایا سے دوستی اور محبت کے جذبہ کا اظہار ہے۔ آپ نے کہا جب سے ہم پاکستان آئے اور ملک کے دونوں حصوں کا دورہ کیا ہے۔ ہر جگہ ہمارا گرمجوشی سے استقبال کیا جا رہا ہے اور اب کراچی میں جو ہمارے دورۂ پاکستان کا آخری مرحلہ ہے دوستی اور خیر سگالی کے گہرے جذبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہم اس سے بیحد متأثر ہوئے ہیں۔

تنکو سید پترا نے کہا اسلامی اخوت کے رشتوں نے دونوں ملکوں میں مضبوط رابطہ پیدا کر رکھا ہے۔ آپ نے کہا ہمیں مذہب کے بارے میں ان جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ تمام انسانوں کو اپنے اپنے مذاہب کے مطابق عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ آپ نے کہا یہ بات اسلام کا ایک خاص پہلو ہے اور ملایا اور پاکستان میں اس پر عمل کیا جا رہا ہے۔ دونوں ملکوں میں مکمل مذہبی آزادی ہے۔ حکمران اعلیٰ نے کراچی کے شہریوں کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا کہ پورے پاکستان میں رواداری اور مفاہمت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ نے کہا اگر ہمارے ملکوں کے درمیان سمندر حائل ہیں۔ اور کافی فاصلہ ہے، لیکن روحانی۔ قلبی اور ذہنی طور پر ہم ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ لہذا ہمارے فکر و عمل میں امن مسرت اور خوشحالی کے جذبات و احساسات ہونے چاہئیں۔

حکمران اعلیٰ نے کہا پاکستانی عوام کے لئے کراچی ایک خاص مقام رکھتا ہے کیونکہ یہ ملک کا مالی تجارتی اور صنعتی مرکز ہے۔ اس لحاظ سے کراچی ایک عالمی شہر ہے اور تیز رفتار مواصلات کے اس دور میں کراچی کو کرہ ارض پر ایک کلیدی مقام کی حیثیت بھی حاصل ہے مشرق سے مغرب یا مغرب سے مشرق سفر کرنے والے کو کراچی میں رکنا ہی پڑتا ہے۔ جغرافیائی حالات نے کراچی کو مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا کے درمیان ایک پل بنا دیا ہے۔

استقبالیہ میں صدر ایوب ملایا کے وزیر ٹرانسپورٹ جنرل برکی، وزیر مہمانداری مسٹر حبیب الرحمن سفارت خانوں کے سربراہوں اعلیٰ سرکاری افسروں اور ممتاز شہریوں اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان نے بھی شرکت کی۔

کویت مالی فنڈ قائم کرے گا

کویت ۹ر جنوری۔ کویت کے وزیر خزانہ شیخ جابر الاحمد الجابر نے آج اعلان کیا کہ میری حکومت دوسرے عرب ملکوں کو اقتصادی امداد دینے کے لئے ایک مالی فنڈ قائم کریگی۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ یہ فنڈ پانچ لاکھ کویتی دینار اور قریباً پچاس ہزار پونڈ سٹرلنگ ہو گا۔ آپ نے کہا اس فنڈ کے قیام کے لئے دوسرے عرب ملکوں سے منظوری لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہو گی۔ کیونکہ دوسرے عرب ملکوں کی بہبودی ہی اس فنڈ کا مقصد ہے۔

خرچ ڈاک بھجوانے پر کیلنڈر مفت

مقامی مساجد لائبریریوں میں آویزاں کرنے کی غرض سے جو دوست کیلنڈر تحریک جدید منگوانا چاہیں وہ اپنے ارشاد کے ساتھ پچیس نئے پیسے کے ٹکٹ ڈاک دفتر ہذا کو بھجوا دیں نیز اگر نقشہ اوقات نماز بھی درکار ہو تو تیرہ پیسے کے مزید ٹکٹ ارسال فرمادیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اھل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر

مُفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی مختصر روئداد

بقیہ صفحہ ۱

اب آؤ کہ ہم سب مل کر اس جلسہ کی آخری اجتماعی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کے غلبہ کا دن قریب تر لے آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نائب اور خادم حضرت مسیح موعودؑ کا نام دنیا میں بلند ہو اور روشنی چار اکنافِ عالم میں پھیل جائے اور تاریکی اپنی ساری نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغو اور مربیوں کی کوششوں میں فوق العادت برکت ڈالے اور منکروں کے دلوں میں فرشتوں کے نزول کے ذریعہ تسلی اور تسکین کی حالت پیدا کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو صحت حاصل ہو۔ سستوں کی سستیاں دور ہوں۔ جماعت پختہ اتحاد پر قائم رہے۔ قربانی کی روح میں ترقی ہو۔ بیمار شفا پائیں۔ مقروض اپنے قرضوں سے نجات حاصل کریں۔ بے روزگاروں کے لئے پاک روزی کا دروازہ کھلے۔ دین و دنیا کے امتحانوں میں کامیابی میسر آئے اور خدا ہم سب کو حسناتِ دارین سے نوازے اور ہمارا انجام خدا کی رضا پر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ خدا حافظ!"

پُرسوز اختتامی دُعا

اس ایمان افروز دعائیہ خطاب کے بعد حضرت میاں صاحب مدظلہ نے ایک لمبی پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ یہ اختتامی دعا اثر و جذب اور قلوب و اذہان کے تزکیہ و تطہیر کے اعتبار سے خاص شان کی حامل تھی۔ اس طرح جماعت احمدیہ کا سترواں جلسہ سالانہ جو ۲۶ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو شروع ہوا تھا دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق اور فدائیت و للّٰہیت کی مخصوص روایات کے ساتھ تین روز تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو ساڑھے تین بجے سہ پہر کے قریب اللہ تعالیٰ کے حضور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی عاجزانہ دعاؤں کے درمیان اختتام پذیر ہوا +

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے +

مرکزی اداروں کی قراردادہائے تعزیت

بقیہ صفحہ اوّل

توفیق ملتی تھی۔ آپ کی وفات حسرت آیات سے جماعت احمدیہ ایک مقدس اور عزیز ہستی سے محروم ہو گئی اور یہ ایک ایسا عظیم نقصان ہے جس کی تلافی محال بلکہ ناممکن ہے۔

ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور صمیم قلب سے دعاگو ہیں کہ وہ حضرت ممدوح کو اعلےٰ علیین میں خاص مقام عطا کرے اور پسماندگان کو اس صدمہ عظیم کو حوصلہ اور ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ نیز ہم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی سے اظہار تعزیت کرتی ہیں اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت بیگم صاحبہ مرزا شریف احمد صاحبؓ سے اظہار تعزیت کرتی ہیں۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم و مغفور کے جملہ افراد سے تعزیت کا اظہار کرتی ہیں یہ گو اس جانکاہ صدمہ کو برداشت کرنا مشکل ہے۔ لیکن ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان پر عمل پیرا ہیں کہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

(سٹاف سکرٹری)

اعلیٰ مقام عطا کرے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح اور ہر لحاظ سے حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

درخواست دعا

مکرم خواجہ عبد الکریم صاحب ۲۳/۷۷ دھن منڈی ۷۷ مسجد روڈ ڈھاکہ موٹر کے حادثہ کے باعث سخت علیل رہے ہیں نیز انہیں کاروباری مشکلات بھی درپیش ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور کاروباری ترقی کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار

چوہدری عزیز احمد
نائب ناظر بیت المال

ربڑ کی مہریں بنوائیے

نرخ انگریزی و اردو ٹائپ فی لائن	۸ ر
ہر اردو خوشخط بلاک	۲/۴/-
اشتہار مع کاغذ لکھائی چھپوائی فی ہزار	۱/۸/-
لیٹر فارم ۱۰ کاپی (۱۰۰۰)	۱۲/۸/-
کیش میموں ۱۰ کاپی ڈپلیکیٹ	۱۲/۸/-

آرڈر کے ہمراہ ½ قیمت پیشگی

پتہ:- مینیجر فائن آرٹ سروس ۲ قلعہ لچھمن سنگھ لاہور

الفضل کے خریداران کی خدمت میں

ضروری گذارش

بعض احباب ہدایت فرماتے ہیں کہ ان کی قیمت ختم ہونے پر وی پی نہ کیا جائے بلکہ خط کے ذریعہ قیمت کا مطالبہ کیا جائے لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ متعدد احباب کئی کئی چٹھیاں اور یاددہانیاں کرانے کے بعد بھی قیمت بھجوانے میں تساہل برتتے ہیں۔ ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ دفتر ایسے احباب کی خدمت میں یکے بعد دیگرے دو چٹھیاں بھجوایا کرے گا۔ اور ان کی قیمت وصول نہ ہونے کی صورت میں ان دو چٹھیوں کے ایک ہفتہ بعد انکی خدمت میں وی پی بھجوا دیا کرے گا۔ احباب وی پی چھڑوا کر شکریہ کا موقعہ دیں +

(مینیجر الفضل)

مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین

بقیہ صفحہ اوّل

مرحوم بہت نیک، سادہ مزاج بے نفس، صابر و شاکر اور کمال درجہ محنت کرنے والے انسان تھے صاحب فن اور صاحب کمال ہونے کے باوجود طبیعت اس قدر سادہ پائی تھی اور عاجزی و انکساری کا یہ عالم تھا کہ ایک بلند پایہ ادیب، صحافی، مضمون نگار، مترجم اور مؤلف ہونے کے باوجود سدا اپنے آپ کو ہیچمدان ہی تصور کیا اور خود اپنے آپ کو کبھی کسی بڑائی یا عزت و توقیر کا مستحق نہ گردانا۔ بہت ہی مخلص اور فدائی قسم کے نوجوان تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے نہایت ہی سرگرم اور مستعد رکن اور عہدیدار کی حیثیت سے ان کی خدمات کا ریکارڈ تو خاص طور پر بہت شاندار ہے۔ سلسلہ کے مختلف اخبارات اور رسائل و جرائد میں بے شمار مضامین لکھ کر قلمی خدمت کا حق ادا کیا۔ الغرض بہت سی خوبیوں اور اوصاف کے مالک تھے اور اسی لئے اپنے حلقۂ احباب میں خاص طور پر بہت ہر دلعزیز واقع ہوئے تھے۔

مرحوم کو گذشتہ ایک سال سے سانس کی تکلیف تھی۔ کچھ عرصہ سے تکلیف زیادہ ہو گئی تھی اسی لئے امسال شدید خواہش کے باوجود جلسہ سالانہ میں بھی شامل نہ ہو سکے۔ ۷ر جنوری ۶۲ء کو سانس کا شدید دورہ ہوا چنانچہ میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا باوجود علاج معالجے کے جانبر نہ ہو سکے اور ۹ر جنوری کو صبح سوا چار بجے داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی شادی دو سال قبل الفضل کے ایک قدیمی کاتب منشی حبیب احمد صاحب بریلوی مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی تھی افسوس کہ مرحوم کے کوئی اولاد نہ تھی۔

روزنامہ الفضل کے جملہ کارکنان محترم جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کی خدمت میں ان کے ایسے لائق اور قابلِ فخر جواں سال فرزند کی المناک وفات پر نیز مرحوم کی بیوہ اور جملہ افراد خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ مولا کریم مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی کو جنت الفردوس میں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴